

طرف سے ادا کی ہو چکی ہے۔

۶۔ سود کی تعریف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی کتاب سود میں ان الفاظ میں کی ہے: ”قرض میں دیے ہوئے اس المال پر جو زائد رقم مدت کے مقابلے میں شرط اور تعین کے ساتھ لی جائے وہ ”سود“ ہے (ص ۱۵۳)۔

مندرجہ بالا تعریف سود کی ایک قسم رہا النسبۃ کی ہے، یعنی قرض یا ادھار کے معاملے کی، جب کہ دوسری قسم رہا الفضل ہے جو یکساں نوعیت کی اشیاء کے باہمی لین کے حوالے سے ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے: ”ایک فریق کا دوسرے فریق کے ساتھ ایک ہی قسم کی اشیاء کے لین دین (مثلاً سونا سونے کے بدلے میں، گندم گندم کے بدلے میں، جو جو کے بدلے میں وغیرہ) میں زائد شے کا حاصل کرنا“ رہا یا سود ہے۔ (مزید تفصیل کتاب سود میں ملاحظہ فرمائیں، ص ۱۳ تا ۱۵۶)۔

در اصل یہ سب مسائل اسلامی نظام زندگی نافذ نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ ان مسائل کا سب سے شافی جواب اسلامی نظام زندگی کا انفرادی اور اجتماعی طور پر نفاذ ہے جس کے لیے جدوجہد کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ (پروفیسر مبلی محمد اکرم)

بنک سے زکوٰۃ کی کٹوتی

س: ۱۔ بنک میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے سال بہ سال رقم کم ہوتی جاتی ہے، جب کہ سود کی وجہ

سے ”منافع“ بھی نہ لیا جائے۔ کیا اس کا کوئی مداوا ہے؟

ج: ۱۔ پروائیڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کب عائد ہوتی ہے؟

ج: ۱۔ زکوٰۃ کٹنے کی صورت میں رقم تو کم ہوگی، لیکن اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ قیموں کے مال کو کاروبار میں لگاؤ مبادا کہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے۔ اس کا بہترین طریقہ تو کاروبار میں لگانا ہے۔ جہاں تک رقم کی قیمت کم ہونے کا معاملہ ہے، اس کے لیے Indexation کا معاملہ علا کے زیر غور آتا رہتا ہے لیکن آج تک اس پر کوئی اجماع نہیں ہو سکا۔

۲۔ پروائیڈنٹ فنڈ ریٹائر ہونے پر ملتا ہے، اور ایک فرد جب کسی رقم کا مالک بنتا ہے تو اس کے ایک سال بعد اس پر زکوٰۃ فرض قرار پاتی ہے۔ جب تک آپ نے فنڈ حاصل نہیں کیا، اس کے مالک آپ نہیں بلکہ حکومت ہے اور اس لیے آپ پر زکوٰۃ کی ادا کی رقم ملنے پر ہی فرض ہوگی۔ (بحوالہ مفتی محمد شفیعؒ) (م)